Pathway to Ilm |

ماہانہ آرٹیکل

محرم 1447 / جولائی 2025 | شمارہ: 14

اسلامی نئے سال کا آغاز غور و فکر اور مقصد کے ساتھ

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

اب جب نیا اسلامی سال 1447 شروع ہو چکا ہے، تو یہ ہمارے لیے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی طرف سے ایک قیمتی موقع ہے۔ مغرب میں جیسے نئے سال کی خوشیاں منائی جاتی ہیں — آتش بازی، پارٹیاں اور جشن — ہماری اسلامی روایت میں نئے سال کو اس طرح منانے کا کوئی تصور نہیں ہے۔

اس کے بجائے، یہ وقت ہے غور و فکر کا: اپنے ماضی پر، وقت کے گزرنے پر، اور آنے والے دنوں پر۔ ہر گزرتا لمحہ ہمیں ہماری قبر کے قریب، اور حساب کے دن کے قریب لے جا رہا ہے۔

ہر گزرتا لمحہ ہمیں موت اور حساب کے دن کی طرف لے جاتا ہے۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ فرماتے ہیں:

اَقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُون

"لوگوں کے لیے ان کا حساب قریب آ چکا ہے، مگر وہ غفلت میں ہیں اور منہ موڑے ہوئے ہیں"۔(سورۃ الأنبياء: 21:1)

اگر "حساب" کو عمومی مفہوم میں لیا جائے، تو جیسے ہی کوئی انسان فوت ہوتا ہے، اُس کا حساب شروع ہو جاتا ہے:

مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ

"جس نے وفات پائی، اس کی قیامت شروع ہو گئی" (حلیۃ الأولياء: ابو نعیم، 6/268)

نیا سال ایک موقع ہے اپنی روحانی اور اخلاقی ترقی پر غور کرنے کا۔ کیا ہم اخلاص، عبادت اور عمل میں بہتر ہوئے ہیں؟

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

ما ندمتُ على شيءٍ ندَمِي على يومٍ غربَتْ شمسُه، اقترَب فيه أجلي، ولم يزدَدْ فيه عملي

"میں نے اپنی زندگی میں کسی چیز پر اتنا افسوس نہیں کیا جتنا اس دن پر جس کی شام ہو گئی، میری عمر کم ہو گئی، لیکن میرے عمل میں کوئی اضافہ نہ ہوا"۔ (قیمۃ الزمن عند العلماء، عبدالفتاح ابو غدۃ الحلبی الحنفی، صفحہ 27)

ہم میں سے بہت سے لوگوں کی زندگی کے کئی سال گزر چکے ہیں، لیکن نہ دین میں کوئی خاص ترقی ہوئی ہے اور نہ ہی دنیاوی معاملات میں۔ علم اور کردار میں بڑھنے کے بجائے ہم اور زیادہ بکھر گئے ہیں — موبائل فون پر فضول وقت گزارنا، دوسروں کو تکلیف دینا، اور اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے دور ہوتے جانا عام بات بن چکی ہے۔

حالانکہ ہر گزرتا دن ہمیں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے قریب لے جانا چاہیے، ہمیں بہتر مسلمان اور بہتر انسان بنانا چاہیے۔ ذرا سوچیں، اگر آپ کا کوئی کاروبار ہو اور سالوں سے نفع نہ ہو رہا ہو، تو کیا آپ اسی طریقے پر چلتے رہیں گے؟ نہیں! آپ لازماً کوئی نیا راستہ سوچیں گے۔

اسی طرح ہمیں بھی خود سے پوچھنا چاہیے: کیا میری نماز میں بہتری آئی ہے؟ کیا میری قرآن کی تلاوت بہتر ہوئی ہے؟ کیا میرے دین کا علم بڑھا ہے؟ کیا میرے اخلاق اور اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے تعلق میں بہتری آئی ہے؟

یہ وہ سوالات ہیں جن پر ہمیں ضرور غور کرنا چاہیے۔ اصل کامیابی مال و دولت میں نہیں، بلکہ ہماری اخلاقی اور روحانی ترقی میں ہے۔

1447 ہجری کے آغاز کے ساتھ، خود سے سچائی کے ساتھ یہ سوال کریں: کیا میں بدلا ہوں؟ کیا میں پچھلے سالوں سے بہتر مسلمان بن پایا ہوں؟

اسلامی تقویم (ہجری کلینڈر)

جب اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، تو اسی وقت سال کو بارہ مہینوں پر مشتمل مقرر فرما دیا:

إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِى كِتَـٰبِ ٱللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ

"بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ ہے، جو اللہ کی کتاب میں اُس دن سے ہے جب اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، ان میں سے چار حرمت والے ہیں"۔(سورۃ التوبہ: 9:36)

جس طرح اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے آسمان و زمین بنائے، اسی طرح سورج اور چاند کا نظام بھی بنایا۔ اسلامی کلینڈر قمری نظام پر مبنی ہے، یعنی اس کا انحصار چاند کے گردش پر ہے۔ ہر نیا مہینہ نئے چاند کے نظر آنے سے شروع ہوتا ہے۔

چونکہ قمری مہینہ 29 یا 30 دن کا ہوتا ہے، اس لیے اسلامی سال سورج کے سال سے چھوٹا ہوتا ہے، یعنی صرف 354 یا 355 دن۔ باوجود اس کے، یہی نظام اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے رمضان، حج، عیدین اور زکوٰۃ جیسے اہم عبادات کے لیے منتخب فرمایا۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ فرماتے ہیں:

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِىَ مَوَٰقِيتُ لِلنَّاسِ وَٱلْحَجِّ

"اے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وہ آپ سے چاند کے گھٹنے بڑھنے کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیں: یہ لوگوں کے لیے وقت کا حساب اور حج کا تعین کرنے کا ذریعہ ہیں"۔ (سورۃ البقرہ: 2:189)

قمری کلینڈر کے چند فائدے

علماء نے قمری کلینڈر کی حکمتوں میں سے ایک یہ بیان کی ہے کہ اس کے ذریعے رمضان، حج جیسے اہم عبادات سال کے مختلف موسموں میں آتے رہتے ہیں۔ اگر ہم شمسی کلینڈر پر عمل کرتے، تو رمضان اور حج ہر سال ایک ہی موسم میں آتے—مثلاً ہمیشہ گرمی یا ہمیشہ سردی میں۔ لیکن قمری کلینڈر کی وجہ سے یہ مہینے ہر سال آگے پیچھے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والے مسلمان ان بابرکت مہینوں کو مختلف حالات اور موسموں میں گزار سکتے ہیں۔

یہ نظام انصاف اور توازن کو یقینی بناتا ہے، تاکہ ہر نسل اور خطہ مختلف قسم کی آزمائشوں اور آسانیوں سے گزر کر عبادات کا حق ادا کرے۔

اسلامی کلینڈر کیسے قائم ہوا؟

اسلامی (ہجری) کلینڈر کا آغاز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ اس کے پیچھے کچھ اہم واقعات تھے:

1. ایک موقع پر ایک شخص نے کہا: "اس نے مجھ سے شعبان میں قرض واپس کرنے کا وعدہ کیا تھا۔" دوسرے نے کہا: "میرا مطلب اگلا شعبان تھا"، جبکہ پہلا شخص پچھلے شعبان کو سمجھ رہا تھا۔ کسی نے سال کا ذکر نہیں کیا، جس سے الجھن پیدا ہوئی۔

2. حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: "امیر المؤمنین کی طرف سے ہمیں کچھ خطوط موصول ہوئے ہیں جن پر تاریخ شعبان لکھی ہے، مگر ہمیں معلوم نہیں کہ کون سا شعبان مراد ہے"۔

ایسے واقعات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں موجود بزرگ صحابہ کو مشورے کے لیے بلایا۔ 17 ہجری میں آپ نے کہا:
"جیسے فارسیوں اور رومیوں کے اپنے کلینڈر ہوتے ہیں، ہمیں بھی ایک اسلامی کلینڈر کی ضرورت ہے"۔

جب یہ طے کرنا تھا کہ کلینڈر کہاں سے شروع کیا جائے، تو مختلف آراء سامنے آئیں:
.کچھ صحابہ نے نبی کریم ﷺ کی ولادت سے آغاز کی تجویز دی، مگر یہ عیسائیوں کے نظام سے مشابہت کی وجہ سے رد کر دی گئی۔
.کچھ نے پہلی وحی کے نزول کی تجویز دی۔

.بعض نے نبی ﷺ کے وصال کے دن سے کلینڈر شروع کرنے کا کہا، مگر صحابہ نے کہا کہ یہ دن امت کے لیے سب سے افسوس ناک دن ہے۔ بالآخر حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے ہجرت کو کلینڈر کا آغاز بنانے کی تجویز دی، جسے تمام صحابہ نے متفقہ طور پر قبول کر لیا۔ اس طرح اسلامی کلینڈر کا آغاز ہجرت کے واقعہ سے ہوا۔

علماء فرماتے ہیں کہ یہ فیصلہ الہامی تھا، کیونکہ ہجرت اسلامی تاریخ کا وہ اہم موڑ ہے جس سے امت مسلمہ کی باقاعدہ تشکیل اور اسلامی معاشرے کا قیام عمل میں آیا۔

ہجری کلینڈر

اسلامی کلینڈر کو "ہجری کلینڈر" کہا جاتا ہے، جو نبی کریم ﷺ کی ہجرت—یعنی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت—کے واقعے پر مبنی ہے۔ "ہجرت" کا مطلب ہوتا ہے ترک کرنا یا چھوڑنا، اور یہ واقعہ اسلامی تاریخ میں ایک عظیم موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہجرت کو آغاز کیوں بنایا گیا؟

1. یہ وہ موقع تھا جب اسلام ایک مکمل اور اجتماعی نظام زندگی کی صورت میں ظاہر ہوا، اور اس کا پیغام عرب سے باہر رومیوں اور دیگر اقوام تک پہنچا۔

2. حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تجویز دی کہ ہجرت کے ذریعے حق اور باطل میں واضح فرق ظاہر ہوا، اور اُمت کو عزت و شان نصیب ہوئی۔

ہجرت ایک زبردست پیغام رکھتی ہے—یہ حق کے لیے قربانی اور وحی کی حفاظت کی علامت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی رضا کے لیے اپنے گھر، خاندان، اور مال سب کچھ چھوڑ دیا۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت خالد بن ولید اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم کی قربانیاں اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے کافی ہیں۔

اسلامی کلینڈر ہمیں ہر سال صبر، ایمان، استقامت اور قربانی کی یاد دلاتا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ نیا ہجری سال شروع ہو رہا ہے، تو اس کا مطلب ہونا چاہیے:

- ہم پچھلے سال کی کمزوریوں کو چھوڑ دیں
- ہم گناہوں سے دور ہو جائیں

- ہم بری عادتوں اور اخلاق سے توبہ کریں
- ہم اپنے رشتے داروں سے ٹوٹے ہوئے تعلقات کو جوڑیں—والدین، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ

ہجرت ہمیں معاف کرنے کا بھی سبق دیتی ہے۔ مثال کے طور پر ھبار بن اسود، وہ شخص جس نے نبی ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں وہ وفات پا گئیں۔ لیکن بعد میں، فتح مکہ کے موقع پر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور معافی مانگی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے تجھے معاف کیا"۔

یہ ہے ہجرت کا پیغام—جو ہمیں سکھاتا ہے کہ دوسروں کو معاف کرو اور نئی شروعات کرو۔ سوال یہ ہے:

ہم آج کیا قربانی دینے کو تیار ہیں تاکہ آنے والی نسلوں تک اسلام پہنچ سکے؟

محرم – اسلامی سال کا پہلا مہینہ

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اسلامی کلینڈر کا آغاز ہجرتِ نبوی ﷺ سے ہونا چاہیے، تو اگلا سوال یہ تھا: کون سا مہینہ سال کا پہلا مہینہ ہوگا؟ کچھ صحابہ نے رمضان کی تجویز دی، کچھ نے ربیع الاول (جس میں نبی ﷺ نے عملاً ہجرت فرمائی) اور کچھ نے رجب کی رائے دی۔ مشاورت کے بعد بالآخر محرم کو اسلامی سال کے آغاز کے لیے منتخب کیا گیا۔

محرم کیوں؟

اس کی ایک وجہ یہ بتائی گئی کہ اگرچہ نبی ﷺ نے ہجرت ربیع الاول میں کی، مگر ہجرت کی نیت اور تیاری محرم ہی میں شروع ہو چکی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق، محرم کے مہینے میں ہجرت کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو گئے تھے، اور نبی ﷺ نے کئی صحابہ کو ہجرت کی اجازت بھی اسی مہینے میں دی تھی۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اپنا کلینڈر ہجرت سے شروع کیا ہے، تو ہم اپنے سال کا آغاز محرم سے کریں گے۔

محرم 1447 آ چکا ہے۔ یہ ایک موقع ہے ٹھہرنے اور سوچنے کا۔ یہ مقدس مہینہ نہ جشن کا مہینہ ہے، نہ خوشی کا، بلکہ تجدید، قربانی، اور مقصد کا مہینہ ہے۔ محرم ہمیں سکھاتا ہے کہ روحانی ترقی کسی ظاہری نمائش کی محتاج نہیں۔ یہ حاصل ہوتی ہے دل سے کی گئی دعاؤں، رشتوں کی اصلاح کی کوششوں، تنہائی کی عبادت اور ان نیکیوں کے ذریعے جنہیں صرف اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ دیکھتا ہے۔

تحریر: مولانا حسن اقبال قاضی

ایڈیٹرز: مولانا اشفاق اکبر، مفتی عمر اظہر